91305 ـ صرف لفظ جلالہ " اللہ " كا ذكر كرنا

سوال

ميں نے ايك عالم دين سے صوفيوں كى بدعات كا تذكرہ سنا جس ميں اس نے بيان كيا كہ وہ صرف لفظ جلالہ " اللہ " كا ذكر كرتے ہوئے اللہ اللہ كہتے ہيں، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ايسا كرنا ثابت نہيں، اور نہ ہى صحابہ كرام نے ايسا عمل كيا ہے، ليكن كيا رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمان نہيں ہے جس كا معنى يہ ہے كہ قيامت اس بندے پر قائم نہيں ہو گى جو اللہ اللہ كريگا، اور يہ ذكر صرف لفظ جلالہ پر مشتمل ہے، جسے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ذكر كرنے والے كى مدح سرائى كرتے ہوئے بيان كيا ہے، اور يہاں استثناء كرتے ہوئے كہا كہ قيامت سب سے برى اور شرير ترين لوگوں پر قائم ہو گى ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

صرف لفظ جلالہ كا ذكر كرنا يعنى " اللہ اللہ اللہ " كہنا بدعت ہے اور ان اذكار ميں شامل ہوتا ہے جو جاہل قسم كے صوفيوں اور ان كى موافقت كرنے والوں نے ايجاد كيا ہے، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اور صحابہ كرام سے اس كا ثبوت نہيں ملتا.

اس كا تفصيلى بيان ہمارى اسى ويب سائٹ پر سوال نمبر (9389) اور (26867) كے جوابات گزر چكا ہے آپ اسكا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

بعض لوگ جو اس ذكر كى مشروعيت پر استدلال كرتے اور دلائل ديتے ہيں وہ صرف گرے پڑے شبہات ہيں جس سے اس قسم كا ذكر كى مشروعيت كبھى ثابت نہيں ہوتى ان دلائل درج ذيل دلائل شامل ہيں:

انس بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ سے مروى ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" قيامت اس وقت قائم ہو گى جب زمين ميں كوئى اللہ اللہ كرنے والا نہ بچے گا "

صحيح مسلم حديث نمبر (148).

اس حدیث میں صرف لفظ جلالہ " اللہ اللہ " کا ذکر کرنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی اس کی کئی وجوہات ہیں:

1 ـ بعض روایات میں آیا ہے کہ:

" کسی لا الہ الا اللہ کہنے والے پر قیامت قائم نہیں ہو گی "

یہ روایت مسند احمد (3 / 268) اور صحیح ابن حبان (15 / 262) اور مستدرك حاكم (4 / 540) میں ہے، بلکہ یہ مسلم کی بھی ایك روایت ہے جیسا کہ قاضی عیاض نے ابن ابی جعفر کی روایات سے نقل کیا ہے.

دیکھیں: شرح مسلم نووی (2 / 178).

یہ روایت پہلی روایت کی شرح کرتی ہے تو معنی یہ ہو گا: مؤحدین جو لا الہ الا اللہ کہنے والے ہونگے ان پر قیامت قائم نہیں ہو گی.

2 ـ اس حدیث سے یہ مراد لینا جائز نہیں کہ صرف لفظ جلالہ " اللہ اللہ " کرنے والے قیامت قائم نہیں ہو گی، اور اس کے علاوہ جو دوسرے ذکر کرتے ہونگے ان پر قیامت قائم ہو گی، کیونکہ اس سے انتہائی یہی گمان کیا جا سکتا ہے کہ اسم مفرد کا ذکر کرنا مستحب ہے نہ کہ فرض، تو پھر کسی ایسے امر پر قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا مدار کیسے ہو سکتا ہے جو صرف مستحب ہو؟!

3 ـ پھر عربی لغت بھی اس کی معاونت نہیں کرتی جو اس سے صرف اسم مفرد کا ذکر کرنے پر استدلال کرنا چاہتا ہو، کیونکہ صرف اسم مفرد کوئی تام معنی نہیں دیتا، اور اللہ کا ذکر کرنے کا معنی یہ ہے کہ اس میں ضروری اللہ کی تعریف اور حمد کی صفات پائی جانی چاہیے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لغت عرب کے اہل علم اور باقی ساری لغات کے عالم بھی اس پر متفق ہیں کہ صرف اکیلے نام پر سکوت بہتر اور صحیح نہیں، اور نہ ہی یہ مکمل اور تام جملہ ہے، اور نہ ہی مفید کلام بنتی ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (10 / 564).

4 ـ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام اس حدیث سے اسم مفرد کا ذکر کرنا مستحب نہیں سمجھے، اور نہ ہی ان میں سے کسی ایك سے ثابت ہے کہ انہوں نے اس حدیث سے اس کا استنباط کیا ہو، اس استدلال کے باطل ہونے کے لیے یہی ایك دلیل کافی ہے.

5 ۔ پھر اس حدیث کی شرح میں علماء کرام کے اقوال تسلسل کے ساتھ ثابت ہیں لیکن کسی ایک سے بھی ثابت نہیں کہ انہوں نے اس سے اسم مفرد پر استدلال کیا ہو.

امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں کہتے ہیں:

" وہ اللہ اللہ کہتا ہے " لفظ جلالہ کی ہاء پر پیش پڑھے، لیکن بعض لوگ غلط پڑھتے ہوئےاس پر پیش نہیں پڑھتے " انتہی

دیکھیں: شرح مسلم نووی (2 / 178).

اور تحفۃ الاحوذی میں طیبی رحمہ اللہ کا قول منقول ہے:

" حتی لا یقال " کا معنی یہ ہے کہ اللہ کا نام نہ لیا جائے اور نہ ہی اللہ کی عبادت کی جائے " انتہی

دیکھیں: تحفۃ الاحوذی (6 / 375).

اور مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس سے یہ مراد نہیں کہ یہ کلمہ نہیں بولا جائیگا، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ حقیقی طور پر اللہ کا ذکر نہیں کیا جائیگا، گویا کہ قیامت جب تک زمین میں کوئی کامل انسان ہے قیامت قائم نہیں ہو گی، یا پھر تکرار اس سے کنایہ ہے کہ کسی برائی پر دل سے بھی انکار نہیں کیا جائیگا؛ کیونکہ جو کوئی کسی برائی کو دیکھ کر اس کا انکار کرتا اور اسے روکتا ہے تو اس کی قباحت کی بنا پر " اللہ اللہ " کہتا ہے.

تو معنی یہ ہوا کہ: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک برائی کو روکنے والا موجود ہو گا " انتہی

دیکھیں: فیض القدیر (6 / 417).

اور شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کا معنی یہ نہیں کہ مسلمان بیٹھ کر صرف اللہ کے اسم مفرد " اللہ اللہ " کا ذکر کرنے لگے، اور سو بار " اللہ اللہ " کہے، جیسا کہ اکثر طرق سے منسلک لوگ کرتے ہیں، اور اس کی شرح و تفسیر مسند احمد کی روایت میں پائی جاتی ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ:

" جب تک زمین میں کوئی لا الہ الا اللہ کہنے والا ہو گا قیامت قائم نہیں ہو گی "

لہذا پہلی روایت میں لفظ مفرد توحید سے کنایہ ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ جب تك اللہ کی عبادت کرنے والا ایك بھی شخص زمین میں ہو گا قیامت قائم نہیں ہو گی.

اور اس کی صراحت ابن سمعان کی حدیث میں موجود ہے جسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، اس میں بیان ہوا ہے کہ جب اللہ تعالی قیامت کرنا چاہے گا تو ایك پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح کو قبض کر لےگی، تو زمین پر صرف شریر قسم کے لوگ ہی رہ جائینگے، اور ان لوگوں پر قیامت قائم ہو گی"

اور اس میں زیادہ سے زیادہ یہی ہے کہ یہ ذکر مستحب ہے، تو کیا مستحب ترك کرنے والے پر ہی قیامت قائم ہو گی، یعنی جب سب مسلمان اپنے واجبات و فرائض کی ادائیگی کرتے رہیں اور ان کے عقائد صحیح ہوں، لیکن انہوں نے اس مستحب معاملہ میں خلل پیدا کیا تو ان پر قیامت قائم ہو جائیگی ؟! " انتہی

سماعت فرمائیں: کیسٹ فتاوی جدۃ کیسٹ نمبر (6) ساٹھ منٹ.

واللہ اعلم .